اس قدر گمراہ ہوگا جو صرف اس لیے فتنہ برپا کرنا یا فتنوں میں مبتلا رہنا ضروری سمجھے کہ احادیث میں جو خبر دی گئی ہے اس کا مصداق بننا ضروری ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی جیسے قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ بہت سے انسان جہنمی ہیں۔ تو کیا اب کچھ لوگ جان بوجھ کر اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنائیں تاکہ یہ خبر ان کے حق میں سچی نکلے؟

قیمتوں کا کنٹرول اور بازار کا حال

سوال: آڑھت کے سلسلہ میں ہم کو گندم خریدنی پڑتی ہے۔ گندم کی خرید و فروخت کے لیے اس وقت یہاں کنٹرول ریٹ مقرر ہے لیکن اس مقررہ نرخ پر گندم ملنی ممکن ہی نہیں ہے۔ چنانچہ منڈی کے تمام بیوپاری قدرے گراں نرخ سے خرید و فروخت کرتے ہیں لیکن رجسٹروں میں اندراج کنٹرول ریٹ سے ہوتا ہے۔ دکاندار خرید و فروخت میں کنٹرول ریٹ سے زائد جو قیمت لیتا دیتا ہے، اس کا حساب دکاندار کے کھاتوں سے نہیں بلکہ اس کی جیب سے متعلق ہوتا ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کیا اپنے استعمال کے لیے اور تجارت کے لیے اس ڈھنگ سے گندم خریدنا جائز ہے؟ نیز یہ امر بھی واضح ہونا چاہیے کہ اگر اس قسم کا کوئی معاملہ عدالت کی گرفت میں آجائے جس کا ہر وقت امکان ہے، تو کیا یہ جائز ہوگا کہ عدالت میں بھی کھاتے کے جھوٹے اندراجات کے مطابق بیان دیا جائے؟ واضح رہے کہ سچ بولنے سے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت عدالت مقررہ سزا نافذ کردے گی۔

جواب: ان حالات میں آپ اپنے استعمال کے لیے تو بہر حال گندم خرید ہی سکتے ہیں کیونکہ اس صورت میں حساب رکھنے کا کوئی سوال نہیں ہے، البتہ دوکان کے معاملہ میں یہ ایک قباحت کا پہلو ہے کہ جس بھاؤ سے مال خریدا جاتا ہے اس کا کھاتے میں صحیح اندراج پُرخطر بنادیا گیا ہے۔ اگر اس کاروبار سے بچنے کی کوئی صورت ہو تو بہتر ہے اور اگر آپ کے لیے یہی ایک ذریعہ معاش ہو اور اس کے سوا کسی دوسرے کاروبار سے آپ اپنا رزق حاصل نہ کرسکتے ہوں، تو پھر آپ کے لیے صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے لین دین کے حسابات مطابق واقعہ رکھیں۔ عدالت میں بیان دیا جاتا ہے